بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۷۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

# روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
**ALFAZL**
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

| | | |
|---|---|---|
| جلد ۶۱/۲۶ | ۳ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ ۱۵ وفا ۱۳۵۱ ہش ۱۵ جولائی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۶۰ |


37

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

## سچّا مذہب صرف اسلام ہے سچّا خدا بھی وہی ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے

### ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

"دنیا میں صرف دو زندگیاں قابلِ تعریف ہیں، ایک وہ جو خود خدائے حیّ وقیوم مبدءِ فیض کی زندگی ہے دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدانما ہو۔ سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی ہے۔ جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے اور اب بھی دیتا ہے۔ اور یاد رکھو کہ جس میں فیاضانہ زندگی نہیں وہ مردہ ہے نہ زندہ۔ اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اس قدر نشان غیبی دیکھے کہ ان کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ خدا کے عظیم الشان نشان بارش کی طرح میرے اوپر اتر رہے ہیں اور غیب کی باتیں میرے پر کھل رہی ہیں۔ ہزارہا دعائیں اب تک قبول ہو چکی ہیں۔ اور تین ہزار سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکا ہے۔ ہزارہا معزز اور متقی اور نیک بخت آدمی اور ہر قوم کے لوگ میرے نشانوں کے گواہ ہیں اور تم خود گواہ ہو۔ ......

...... اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچّا مذہب صرف اسلام ہے اور سچّا خدا بھی وہی ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۲۰، ص ۱۴۱)

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ وفا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

---

ربوہ ۱۴ وفا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام آپ کی صحت و عافیت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

---

ربوہ میں ۲۲ جولائی ۷۲ء سے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس شروع ہو رہی ہے۔

مغربی افریقہ جانے کے خواہش مند اساتذہ اس میں ضرور شمولیت فرمائیں۔ انہی دنوں مغربی افریقہ کے متعلق معلوماتی کورس کا بھی انتظام ہوگا۔

---

محترم میاں علم الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام دارالرحمت وسطی ربوہ لمبے عرصہ سے علیل چلے آرہے ہیں۔ احباب کرام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

---

## نصرت جہاں ریزرو فنڈ

### قرآنی انوار کو اکناف عالم میں پہنچانے کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تازہ خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

قرآنی انوار کو اکناف عالم میں پھیلانے کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ڈالی گئی ہے۔ کیونکہ یہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا زمانہ ہے۔ جس میں اب احمدیت کے ذریعہ تکمیل اشاعتِ دین مقدر ہے۔

حضور نے اپنی اس خواہش کا اظہار بھی فرمایا کہ میری یہ شدید خواہش ہے کہ اگلے پانچ سال میں کم از کم دس لاکھ کی تعداد میں قرآن کریم دنیا کے دس لاکھ گھروں میں پہنچا دیا جائے۔

اے مخلصینِ جماعت احمدیہ اس سکیم کے ماتحت افریقہ کے ممالک میں قرآن عظیم کے انوار کو پھیلانے کے لئے آپ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیے۔ جزاکم اللہ خیرًا۔

سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

پبلشر مسعود احمد پرنٹر عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ ؍ وفا ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرآنی علوم و انوار سے بہرہ ور ہونے کا انمول موقع

نئے پروگرام کے ماتحت فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس مختلف اضلاع میں ۱۵ ؍ وفا سے شروع ہو رہی ہے۔ اضلاع میں مقامی طور پر ایک ہفتہ جاری رہنے کے بعد ۲۲ ؍ وفا سے اس کلاس کا انعقاد مرکزی طور پر ربوہ میں عمل میں آئے گا اور یہاں یہ مسلسل تین ہفتہ یعنی ۱۴ ؍ ظہور تک جاری رہے گی۔ جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے اِس کلاس میں صرف وہی طلباء شریک ہو سکیں گے جن کے پاس اپنے اضلاع کے امراء صاحبان کی طرف سے تصدیق ہو گی کہ انہوں نے مقامی کلاس میں شمولیّت کی ہے۔ جس دوست کے پاس ایسی تصدیق نہ ہو گی وہ اِس کلاس میں شامل نہ ہو سکے گا۔

جیسا کہ ہم سابقہ اداریہ میں واضح کر چکے ہیں یہ کلاس اپنی ذات میں بُنیادی اہمیّت کی حامل ہے کیونکہ اِس کا مقصد شرکت کرنے والے طلباء میں قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے کی اہلیت پیدا کر کے انہیں اِس قابل بنانا ہے کہ وہ نہ صرف خود قرآنی انوار سے اپنے قلوب و اذہان کو منوّر کرنے والے بنیں بلکہ دوسروں کے قلوب و اذہان کو بھی ان انوار سے منوّر کرنے اور اِس طرح قرآنِ مجید کی عظمت کو دُنیا میں قائم کرنے کا وسیلہ ثابت ہوں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے متعدد خطبات میں احبابِ جماعت پر یہ امر اچھی طرح واضح فرما چکے ہیں کہ ہم اُس وقت تک اُس غرض کو پُورا کرنے والے نہیں بن سکتے جس کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو قائم فرمایا ہے جب تک کہ ہم میں سے ہر شخص قرآنی علوم کو حاصل کر کے ان کی باریکیوں سے آگاہ ہونے کی کوشش نہ کرے۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے جماعتِ احمدیہ کے قیام کا مقصد اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنا ہے۔ ہم اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کے اِس اہم اور عظیم مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم قرآنِ عظیم کی عظیم الشّان برکات سے پورے طور پر متمتّع نہ ہوں کیونکہ توحیدِ خالص پہ قائم ہونے، اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے اور اس کی تائید و نصرت کا مورد بننے کے لئے قرآن مجید سے غایت درجہ محبت رکھنا، اس کے علوم سے بہرہ ور ہونا اور اس کی کامل اتباع کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ قُربِ الٰہی کی اُن راہوں سے آگاہی حاصل کئے بغیر جو قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں ہم وہ کام ہرگز انجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو قائم کیا ہے فرمایا:-

مَیں پھر تمام جماعتوں کو، تمام عہدیداران خصوصاً امرائے اضلاع کو اِس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کا سیکھنا، جاننا، اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور اُن راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قُربِ الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں ازبس ضروری ہے۔ اِسکے بغیر ہم وہ کام ہرگز سر انجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اِس سِلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس مَیں پھر آپ کو آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے، نہ بڑا نہ چھوٹا، نہ مرد نہ عورت، نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو اور جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔

(بحوالہ خطبۂ جمعہ فرمودہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء مطبوعہ الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

پھر حضور نے ایک اَور خطبۂ جمعہ میں اِس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ محض احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا کافی نہیں بلکہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض کو پُورا کرنے کے لئے قرآنی علوم اور قرآنی انوار سے بہرہ ور ہونا ضروری ہے مزید فرمایا:-

صرف احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا کافی نہیں بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی اور اسلام کی دُنیا میں عزّت قائم کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے والے ہوں لیکن یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا جب تک کہ آپ اِس (قرآن کریم) کو سمجھنے والے نہ ہوں۔ پس اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم سے پیار کرنے والے ہوں اِس طرح کہ اس کے تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں، قرآن کریم کی عزت کرنے والے ہوں، قرآن کریم کے نور سے خود بھی منوّر ہوں اور پھر اس نور کی دُنیا میں اشاعت بھی کریں۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء مطبوعہ الفضل ۱۷ ؍ اگست ۱۹۶۶ء)

حضور ایدہ اللہ کے اِن ارشادات سے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کا مقصد یعنی ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا انتہائی اہم اور عظیم الشّان کام ہم قرآن کریم سے والہانہ محبت رکھے بغیر، اس کے علوم سے واقفیت حاصل کئے بغیر، اس کے معارف اور انوار و برکات سے بہرہ ور ہوئے بغیر انجام دینے کے قابل ہو ہی نہیں سکتے۔ اسی لئے حضور نے جماعت میں تعلیم قرآن کی بابرکت تحریک جاری فرمائی ہے اور حضور اپنے خطبات میں کسی نہ کسی رنگ میں اِس پر مسلسل زور دیتے چلے آ رہے ہیں۔ سال بہ سال پُورے التزام کے ساتھ فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد بھی اس کی ایک اہم کڑی ہے۔

یہ بابرکت کلاس ہر سال جماعت کے دوستوں کے لئے یہ موقع فراہم کرتی ہے کہ وہ ایک ماہ قرآنی علوم سیکھنے، اس کے معارف اور باریکیوں سے آگاہ ہونے، اس کے احکام سے اطلاع پانے، اس کے انوار سے اپنے قلوب و اذہان کو منوّر کرنے اور اس کی برکات سے بہرہ ور ہونے میں گزاریں اور اِس طرح اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا قُرب اور اس کی تائید و نصرت حاصل کرنے کا اہل بنا کر اُس غرض کو پورا کرنے والے بنیں جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو قائم فرمایا ہے اور محض اپنے فضل سے ہمیں اس میں شمولیّت کی سعادت بخشی ہے۔ اِس انمول موقع سے فائدہ اُٹھانے کی ہم میں سے ہر ایک کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا جوان کوشش کرنی چاہیئے بلکہ عدم موانع قویہ کی شرط کے ساتھ اِس میں ہر ایک کی شمولیّت فرضِ عین کا درجہ رکھتی ہے۔

پس احبابِ جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآنی علوم و معارف اور قرآنی انوار و برکات کے اِس انمول موقع سے فائدہ اُٹھانے کی پوری پوری کوشش کریں تا اِس سے صحیح طور پر مستفید ہونے کے نتیجہ میں قرآنی انوار و برکات اور قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے کی اہلیّت ان کے اندر پیدا ہو اور وہ اپنی اِس اہلیّت کی بناء پر غلبۂ اسلام کی اُس غرض کو پورا کرنے والے بنیں جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو قائم فرمایا ہے اور اِس طرح عند اللہ سُرخرو قرار پا کر فوزِ عظیم کے وارث ٹھہریں ⁂

# ایک مُسلمان کیلئے فضیلت کا باعث

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک امر کو مسلمان کے لئے اُس کی فضیلت کا باعث قرار دیا ہے اور وہ ہے خود قرآنِ مجید سیکھنا اور خود سیکھنے کے بعد دوسروں کو سکھانا چنانچہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

(بخاری کتاب فضائل القرآن)

یعنی تم میں سے وہ بہتر ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور پھر صرف سیکھنے پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ خود سیکھنے کے بعد دوسروں کو سکھاتا ہے۔

پس قرآنِ مجید خود سیکھنا یعنی اُس کے علوم و معارف سے آگاہی حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور پھر اسی طرح دوسروں کو بھی قرآن سکھانا بہت ہی مبارک مشغلہ ہے جو انسان کو شرف اور بزرگی عطا کرتا ہے اور اس کے لئے فضیلت کا موجب بنتا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو قرآن سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے کی سعی میں مشغول رہتے ہیں اور اِس طرح اللہ اور رسولؐ کے نزدیک سُرخروئی حاصل کرتے ہیں ⁂

## ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لیئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ رحمٰن آباد سندھ اور انور آباد میں جو تربیتی جلسے مورخہ ۲۱، ۲۲ اور ۲۳ جولائی کو ہونے والے تھے وہ سرِ دست ملتوی کئے جاتے ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عشقِ الٰہی

(مکرم غلام رسول صاحب اعوان۔ ڈیرہ غازی خان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"مومن وہ ہے جس کے دل میں محبتِ الٰہی نے عشقِ الٰہی کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو۔ اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ ہر تکلیف اور ذلت میں بھی خدا تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑے گا۔"

آیہ کریمہ

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ

سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ سے شدید محبت رکھتا ہے۔ اس کی محبت تمام دنیاوی تعلقات سے ارفع اور اعلیٰ ہوتی ہے اور اگر ایسا نہیں تو وہ سچا مومن نہیں کہلا سکتا انسان اللہ تعالیٰ کا عبد ہے اور عبادت ہی اس کا مقصدِ حیات ہے۔ عبادت کے مفہوم میں پرستش اور محبت دونوں شامل ہیں دیکھو پرستش کے انتہائی مقام پر پہنچ کر انسان اپنے محبوب کو سجدہ کرنا چاہتا ہے اور یہی عبودیت کا کمال ہے۔ اس مرتبہ پر پہنچ کر وہ حال اور قال سے یہ کہتا ہے کہ میں دنیا کی ہر چیز بلکہ اپنی جان تک بھی تیری راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں اور اگر تیرے کرم سے یہ سعادت مجھے مل جائے تو میری خوش نصیبی ہے۔

دراصل عشق ہی سچی اطاعت سکھاتا ہے۔ کیونکہ حسن نہ صرف پرستش چاہتا ہے بلکہ اپنے ہر حکم کی تعمیل بھی چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سچا مومن جو خدا تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے ہر وقت اطاعت کے لئے تیار رہتا ہے اس کا عشق اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ ہر وقت اُن راہوں کو تلاش کرتا رہے جو اس کے محبوب کی رضا کی راہیں ہیں۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی ان راہوں اور تقاضوں سے غافل نہ ہو۔ نیز اس کے وجود سے اس کے محبوب کی خوشبو آئے اور اس کے لئے رنج و راحت برابر ہو جائے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کردی

اور یہ بھی صحیح ہے کہ جب خدا تعالیٰ اپنے کسی بندے کو مشکلات سے گزار کر رضا کی منزل تک پہنچنے کی توفیق عطا فرماتا ہے تو اسے اپنی محبت کا جام پلاتا ہے۔ محبت کی یہی مستی اسے ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ تکلیف کا احساس نہیں ہونے دیتی۔ عشق کی مستی موجود ہو تو خطرات میں کودنا آسان ہو جاتا ہے۔ ورنہ معمولی حادثہ بھی جذبات کا عارضی نشہ اتار کر رکھ دیتا ہے۔

وصالِ الٰہی کے لئے انسان کی راہ میں بہت سی رکاوٹیں ہیں۔ سب سے پہلے تو نفس امّارہ ہے اور پھر دنیاوی تعلقات اس میں شک نہیں کہ انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا خمیر موجود ہے لیکن نفس کی امّارگی کی وجہ سے بدیاں اس کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ اسے قوتِ ضمیر دی گئی ہے کہ وہ اسے خبردار کرتی رہے لیکن چونکہ اس کی بناوٹ میں کمزوری ہے اس لئے وہ اکثر اوقات کمزوری دکھلاتا ہے اور نفس امّارہ سے مغلوب ہو جاتا ہے، اور خدا تعالیٰ سے دور جا پڑتا ہے اور یہی بدیاں جب جوش مارتی ہیں تو اس کے کئے کرائے پر پانی پھیر دیتی ہیں یعنی اگر وہ خدا کی طرف دو قدم چلتا ہے تو چار قدم پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ نفس امّارہ کا گٹھ جوڑ شیطان سے ہے اور یہ دونوں طاقتیں انسانیت کی مخالفت کے لئے کمربستہ ہیں۔ اور اسے مقامِ عبودیت سے گراتی ہیں۔ اور جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو کوئی شخص پاک نہیں ہو سکتا۔

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ۔

(اور میں اپنے نفس کو ہر قسم کی غلطی سے بری قرار نہیں دیتا کیونکہ نفس انسانی سوائے اس کے جس پر میرا رب رحم کرے بری باتوں کا حکم دینے پر بہت دلیر ہے۔)

پس دنیا کی کوئی چیز انسان کو ان کے حملوں سے نہیں بچا سکتی جب تک وہ خدا سے محبت کرنا نہ سیکھ لے۔ اور یہی ایک ذریعہ اس کے نفس کو پاک کرنے کا ہے۔ صوفی شاعر خواجہ غلام فرید نے کیا خوب کہا ہے

کھولی عشق قلب کلید دے
تھئے گجھڑے راز پدید دے
امارہ نفس عنید دے
کر صلح تھیوم مرید دے
واہ جذب دی تائید دے
واہ فقر دی تمہید دے
الیوم بصر حدید دے
ہر وقت یار تے دید دے

اور یہ سچ ہے کہ جہاں عشق آ جائے وہاں خودی اور خودداری کا کیا کام۔ عشق تو سراپا عجز و نیاز ہے اور اس کا اوڑھنا اور بچھونا تو خاکساری اور انکساری ہے اور جب خودی مٹ جائے اور انکساری آ جائے تو نفس اور اس کی خواہشات کہاں رہ سکتی ہیں۔ عقل کی طرح عشق مصلحت پرست نہیں عشق کو تو لُٹ کر مزا آتا ہے۔ محبت جان دے کر بھی یہی سمجھتی ہے کہ محبت کا حق ادا نہیں ہوا۔ اگر ہزار جان ہوتی تو نثار کر دی جاتی لیکن عاشق کو اگر کوئی ڈر ہوتا ہے تو صرف محبوب کی ناراضگی کا۔ اور یہی چیز اسے ہر اس فعل سے روکتی ہے جو اس کے محبوب کو ناراض کر دے۔ وہ تو اُن راہوں کو ڈھونڈتا ہے جو محبوب کی رضا کی منزل تک لے جانے والی ہوں۔ پس محب کی راہ میں ہر وہ چیز گناہ کی حیثیت رکھتی ہے جو محبوب کی منزل تک لے جانے والی نہ ہو بلکہ اس سے بُعد اور دوری کا ذریعہ بن جائے۔ جس راہ میں محبوب کے نقش کفِ پا نہ ہوں۔ وہ راہ خواہ کیسی ہی دلآویز اور حسین کیوں نہ ہو عشق کی منزل نہیں بن سکتی۔ عشق کی ساری کیفیتیں تو محبوب کی یاد سے وابستہ ہوتی ہیں۔ جو چیز دوست کی یاد دلائے۔ اس کے غم کو تازہ کرے اس کی اداؤں کی غماز بن جائے وہی عشق کی نگاہ میں مرغوب و مطلوب ہوتی ہے۔ غرضیکہ حسن سے تعلق ہو تو حسن ملتا ہے دل کو بھی اور نگاہ کو بھی۔ ذوق اور پاکیزگی بھی اس سے ملتی ہے وجدان کو لذت بھی اس سے نصیب ہوتی ہے۔ اور روح کو مستی بھی اس سے ملتی ہے۔

پس عشق ایک زبردست طاقت ہے جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔ نفس اگر شکست کھاتا ہے تو عشق سے۔ اس کے آگے سوائے محبوب کی ذات کے اور کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں بے حد کمزور اور ناتوان تھا۔ دنیا کی اصلاح کا کام میرے سپرد ہوا تو میں اپنے اندر اس کو نبھانے کی طاقت نہ پاتا تھا لیکن ؎

عشق جوشید واند وشد کام ہا،

میرے عشق نے جوش مارا تو یہ سب کام مجھ سے سرانجام پا گئے۔

پس یہ عشق عجیب عجیب کام کراتا ہے اس میں وہ سوز ہے جس کا مقابلہ دنیا کی آگ نہیں کر سکتی ؎

آتشِ دوزخ میں یہ گرمی کہاں
سوزِ غم ہائے نہانی اور ہے

اور یہ وہ آگ ہے جو ہر قسم کی دنیاوی محبتوں اور خواہشوں کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔

العشق نار یحرق ماسوا اللہ

دل کی کثافتیں اور گند عشق کے بغیر اور کون دھو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ ؎

بے عشق دل پاک شود من نہ پذیرم

یعنی عشق کے بغیر دلِ پاک ہو ہی نہیں سکتا۔

جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا کی جا سکتی ہے۔ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی چنگاری مخفی ہے اور اس چنگاری کو اللہ تعالیٰ کے احسانات اور اس کے ذکر کی ہوا سے شعلہ بنایا جا سکتا ہے۔ چونکہ وہی ذات حسن و احسان کا سرچشمہ ہے اس لئے دل بے اختیار اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ اور جوں جوں مومن اس کے احسانات کی جلوہ گری دیکھتا ہے۔ عشق و محبت میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر اُسے کوئی طاقت اپنے محبوب کے حکم کی اطاعت سے باز نہیں رکھ سکتی۔ وہ ہر آن اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ میں اطاعت کی منزل سے نکل کر قرب کی منزل میں پہنچ جاؤں۔ جہاں ہر وقت بے حجابی ہو۔ اور جلوے ہی جلوے ہوں۔ اور یہی وصالِ الٰہی ہے اسی لئے فرمایا کہ

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (اعراف ۷۰)

(اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم بامراد ہو جاؤ)

اللہ تعالیٰ کے احسانات کو ہمیشہ یاد کرتے رہا کرو تاکہ تم بامراد ہو جاؤ۔ محسن کی یاد سے محبت۔ محبت سے عشق اور عشق سے قرب کی نعمت ملتی ہے جو غیر مختتم ہے۔

# مولانا تاج الدین صاحب لائلپوری مرحوم

محترم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

ہمارے مہربان اور شفیق استاد محترم مولانا تاج الدین صاحب لائلپوری کی وفات بہت ہی صدمہ اور افسوس کا پہلو لئے ہوئے ہے مگر خدائی تقدیر كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے سامنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے

محترم مولانا مرحوم کو تعلیم و تدریس کا وسیع اور کامیاب تجربہ تھا۔ مدرسہ احمدیہ قادیان کی ابتدائی جماعتوں کو مولانا عربی ادب پڑھایا کرتے تھے۔ صرف و نحو کا مضمون بھی ان کے سپرد تھا ان کی تدریس میں یہ خوبی قابل ذکر ہے کہ کورس بھی مکمل کراتے اور بہت ہی اچھے انداز میں پڑھایا کرتے تھے پڑھائی کے ساتھ عملی مشق کراتے اور

- - - - - - - - -

- - - - - - - - -

کاپیاں روزانہ دیکھا کرتے اور ہر کاپی پر نوٹ دیا کرتے جن کی تعمیل کرنی ضروری ہوتی مدرسہ میں پڑھایا کرتے اور کاپیاں گھر میں دیکھا کرتے ان کے مضامین کا نتیجہ بہت ہی نمایاں ہوا کرتا تھا۔ محترم مولانا بہت ہی محنتی تھے اور قدرتی طور پر ان کا رعب بھی بہت تھا۔ چونکہ مولانا مولوی فاضل کے ساتھ او ٹی (O.T.) بھی تھے اس لئے آپ طلباء کی نفسیات اور رجحانات کو بہت جلد پہچان لیتے تھے کمزور طالب علموں کا خاص خیال رکھتے تعلیم کے ساتھ ساتھ طلباء کی اخلاقی حالت کا بھی آپ خیال رکھتے بہت ہی دیندار اور سنجیدہ مزاج تھے اپنے ہی کام سے غرض تھی اس لئے آپ طلباء میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ جو سبق انہوں نے پڑھانا ہوتا اس کی باقاعدہ تیاری کرتے اور نوٹس لکھ کر لاتے تھے ایک استاد کی حیثیت سے وہ بہت ہی کامیاب اور پر تجربہ تھے ان کے شاگردوں کا سلسلہ بہت ہی وسیع ہے اپنے شاگردوں سے بڑی تواضع اور مسکراہٹ سے ملتے

(۲)

مولانا کو خدا تعالیٰ نے ذہنی اور فکری صلاحیتوں سے مالا مال کیا ہوا تھا۔ چنانچہ ۱۹۳۰ء میں مولانا نے ریویو آف ریلیجنز (اردو) میں بعض علمی مقالات لکھنے شروع کئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے سب سے پہلے "الحجۃ البیضاء فی المعراج والاسراء" کے عنوان پر مفصل تحقیقاتی مقالہ لکھا جس میں آپ نے جماعت کے مسلک کو مدلل انداز میں پیش کیا اور اس سلسلہ میں اہلحدیث امرتسر کے معراج نمبر الفقیہ افادۃ الافہام حکمۃ اللہ فی حیات روح اللہ اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور صدر الصدور مولانا ادریس احمد کے مضامین کو سامنے رکھ کر یہ مقالہ تحریر کیا۔ اس مقالہ کا ایک ایک لفظ اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ مولانا نے بہت ہی محنت اور عرق ریزی سے کام لیا ہے لفظ توفی کی علمی اور لغوی تحقیق میں آپ نے ایک عالمانہ مقالہ تحریر کیا اور فنی مصطلحات کو نظر انداز کرتے ہوئے انتہائی سلیس انداز میں اس مضمون کو لکھا۔ مسیح اسرائیلی اور مسیح محمدی کے حلیہ اور حدود خیال پر آپ نے علمی اور تاریخی انداز میں مضمون لکھ کر دودھ اور پانی کو بالکل الگ کر دیا اور بھی کئی اہم مضامین پر آپ نے قلم اٹھایا۔ ان مضامین کے مندرجات اور مشمولات افادیت کو لئے ہوئے ہیں اور فکر و نظر کے حامل ہیں۔

(۳)

ناظم دار القضاء کے منصب پر آپ نے سالہا سال کام کیا۔ آپ ایک اچھے فقیہہ تھے اور قاضی کے آداب و شرائط پر پورے اترتے تھے۔ خلع طلاق۔ شفعہ۔ میراث۔ نان و نفقہ رہن وغیرہ مسائل میں انتھارٹی تھے فقہ اور قضائی کتب کا مطالعہ بڑا وسیع تھا۔ تنازعات کا فیصلہ کرتے وقت معاملہ کو سلجھانے کی بڑے مدلل انداز میں کوشش کرتے اور فریقین کو ان کی باہمی رضامندگی سے صلح کی طرف مائل کر لیتے تھے بعض پیچیدہ معاملات کا فیصلہ کرتے وقت وہ بڑی قضائی اور فقہی تحقیقات کرتے تھے۔ معاملہ کے مالہ وماعلیہ کی اچھی طرح سے چھان بین کرتے قاضی ہونے کی حیثیت سے ایک خوبی آپ میں بہت ہی نمایاں تھی کہ فریقین کو بہت ہی جلد پہچان لیتے اور معاملہ کی گہرائی تک پہنچ جاتے اگر ایک فریق اپنی گفتار و حرکات میں ہوشیار ہے مگر دوسرا فریق سادہ اور اس کا انداز گفتگو بھی سادہ ہے تو آپ مؤخر الذکر کا خاص خیال رکھتے ان کے فیصلے بہت ہی مدلل ہوا کرتے تھے

(۴)

مولانا کو ۱۹۱۴ء میں ۱۱ سال کی عمر میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی آپ کی بیعت کے بعد آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں آپ کا سارا خاندان احمدی ہو گیا۔ مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے سکول میں مدرس مقرر ہوئے بعد میں مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تدریس کا کام آپ کے سپرد رہا ۱۹۴۰-۳۹ء میں آپ ناظم دار القضاء کے عہدہ پر فائز رہے۔ کچھ عرصہ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ بھی رہے دو شادیاں کیں۔ دونوں بیویاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔ پہلی بیوی کے بطن سے آپ کی کوئی اولاد نہیں اور دوسری بیوی کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار لڑکے اور چار لڑکیاں عطا فرمائیں۔ جن میں سے صرف دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ بچوں کو آپ نے اچھی تعلیم دلوائی اور ان کی تربیت کی طرف بہت توجہ دی

اگرچہ آپ ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آ رہے تھے لیکن چند ماہ سے طبیعت زیادہ خراب تھی اور جیسا کہ ان کے بڑے صاحبزادے مبشر احمد صاحب نے بتایا کہ وفات سے چار دن قبل ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا۔ قریباً ۷۰ سال کی عمر پائی۔ وفات سے دوسرے روز یعنی ۲۵ رجون کو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب ربوہ کی کثیر تعداد نے نماز جنازہ میں شرکت کی جس کے بعد آپ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔

آپ کی ساری زندگی خدمت دین اور علمی کاموں میں ہی گذری جس کام پر بھی آپ کو مقرر کیا گیا آپ نے اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کیا اور اپنی ساری قوتوں کو اس میں صرف کر دیا۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا ہر آن خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو

# وقف جدید اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "نشان آسمانی" صفحہ ۴۲ پر فرماتے ہیں:-

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین اسلام کے لئے ایک احسن انتظام کیا جاوے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان حق کو دعوت دین تا حجت اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو۔۔۔۔"

ہم لوگوں کا جنہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطاب "من انصاری الی اللہ" کے جواب میں "نحن انصار اللہ" کہا ہے ایمانی فرض ہے کہ حضور اقدس کے مندرجہ بالا منشاء مقدس کی تکمیل کے لئے جو وقف جدید کی الٰہی تحریک قائم ہوئی ہے اس کو کامیاب کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کریں جو فرد جماعت اس تحریک میں شامل نہیں ہوا۔ اسے فوراً شامل کیا جائے۔ چندوں کے لحاظ سے مثالی قربانی کے لئے ہر فرد جماعت کو تیار کیا جائے اور اپنے حلقہ کار میں ذی استطاعت احباب کو معاونین خاص میں شامل فرمائیں تا حجت اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو۔ آمین۔

(خاکسار قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کے دوست برادرم مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آجکل مالی مشکلات میں مبتلا ہیں نیز انہیں ریح گردہ کی تکلیف ہے احباب جماعت ان کی مشکلات کے دور ہونے اور کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد اختر مربی سلسلہ ڈیرہ غازیخاں)

۲۔ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مہدی آباد کے اکلوتے لڑکے عزیز لیاقت احمد کی دونوں ٹانگیں چند سال سے بوجہ ٹائیفائیڈ بے حس ہو چکی ہیں بچے کو اب حیدرآباد ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو اپنے فضل سے عاجل و کامل شفا عطا فرمائے۔ (مبارک احمد طاہر معلم وقف جدید مہدی آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

## (۲)

### مسل نمبر ۲۰۸۷۰

میں رضیہ بیگم زوجہ محمد بشیر صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائل پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۵-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن ایک تولہ -/۲۰۸ روپے (۲) حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ رضیہ بیگم زوجہ محمد بشیر صاحب پوسٹ ماسٹر لائلپور۔

گواہ شد:۔ غلام احمد زعیم حلقہ کینال کالونی لائلپور

گواہ شد:۔ محمد بشیر بقلم خود خاوند موصیہ پوسٹ ماسٹر لائلپور۔ وصیت نمبر ۱۲۲۱۸

### مسل نمبر ۲۰۸۷۱

میں نذیرہ بیگم بیوہ علی مرید صاحب مرحوم قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ٹاؤن کراچی ۵ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۸-۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) زرعی زمین ۳ کنال جو ننگل داؤ والہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ مالیتی -/۵۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نذیرہ بیگم زوجہ علی مرید مرحوم K-۴۹ موٹل گارڈن نیو ٹاؤن ۔ کراچی ۵

گواہ شد:۔ لطیف احمد بقلم خود ولد چوہدری کریم بخش صاحب ۱۲/۳ مارٹن روڈ کراچی نمبر ۵

گواہ شد:۔ محمد عیسیٰ خان ولد محمد عیسیٰ خان ۱۲۰/۳ جہانگیر ایسٹ کراچی۔

### مسل نمبر ۲۰۸۷۲

میں ارشد علی چوہدری ولد چوہدری فرزند علی صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۳-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ ارشد علی چوہدری ابن چوہدری فرزند علی صاحب ۵/۱۲ دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد:۔ ابوالعطاء جالندھری ربوہ۔

گواہ شد:۔ نسیم احمد زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت غربی ربوہ۔

### مسل نمبر ۲۰۸۷۳

میں رشیدہ بیگم زوجہ مولوی نصیر احمد شاہد صاحب قوم ملہی کاتو جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۶-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۴۰۰ روپے (۲) زیور طلائی دو تولہ مالیتی -/۴۸۰ روپے (۳) انگوٹھی طلائی ۴ ماشے مالیتی -/۸۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ رشیدہ بیگم زوجہ نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد:۔ داؤد احمد چیمہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پیلووال سیداں ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حال لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔

### مسل نمبر ۲۰۸۷۴

میں فرحت نسیم زوجہ محمد ابراہیم صاحب حنیف قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۵-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر پانچ سو روپے صرف خاوند سے قابل وصول ہے (۲) کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشے مالیتی -/۱۵۰ روپے (۳) سلائی مشین ایک عدد مالیتی -/۱۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ فرحت نسیم دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم حنیف دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ سید دلدار احمد ہاشمی دارالصدر شرقی ربوہ

### مسل نمبر ۲۰۸۷۵

میں نصرت بیگم زوجہ چوہدری مبشر احمد صاحب چیمہ قوم بسرا جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۶-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذریعہ خاوند مبلغ -/۱۰۰۴ روپے (۲) زیور طلائی ۳۰ تولے مالیتی -/۷۲۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نصرت بیگم زوجہ مبشر احمد صاحب مکان ۹/۱ فیکٹری ایریا دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد:۔ نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔

گواہ شد:۔ مبشر احمد صاحب چیمہ مکان ۹/۱ فیکٹری ایریا دارالرحمت غربی ربوہ۔

### مسل نمبر ۲۰۸۷۶

میں سیدہ ساجدہ بیگم زوجہ مختار احمد صاحب ہاشمی قوم سید نقوی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت دسمبر ۱۹۵۱ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۵-۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ پانچ سو روپے تھا جو میں بصورت زیور وصول کر چکی ہوں ان کی قیمت -/۱۰۰۰ روپے ہے۔ (۲) چوڑیاں چار عدد طلائی تین تولے چار ماشے (۳) کانٹے طلائی وزن ایک تولہ۔ حصہ جائیداد ادا شدہ رقم مبلغ ۱۰۰ روپے ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ سیدہ ساجدہ بیگم۔

گواہ شد:۔ مختار احمد ہاشمی دارالصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:۔ سید دلدار احمد ہاشمی دارالصدر شرقی ربوہ

---

## فوجی بھرتی

مورخہ ۱۵ ارجولائی یوم ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی

کم از کم معیار بھرتی:

قد ۵ فٹ ۴ انچ چھاتی ۳۲ انچ - ۲۰

وزن ۱۰۷ پونڈ - تعلیم کم از کم تین جماعت

عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال

---

## چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

"چندہ سالانہ اجتماع" اجتماع سے قبل ہر صورت میں وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیے۔ قائدین و ناظمین مال اس طرف فوری توجہ دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# نوجوانوں کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ علم کے بغیر کبھی صحیح عمل پیدا نہیں ہو سکتا

## ہمارا کوئی نوجوان ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو قرآن مجید کا ترجمہ نہ جانتا ہو

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"دوسری چیز جس کے متعلق میں آپ لوگوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ علم کے بغیر کبھی صحیح عمل پیدا نہیں ہو سکتا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عمل کے بغیر بھی انسان حقیقی زندگی حاصل نہیں کر سکتا۔ عالم بے عمل کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اگر علم نہ ہو اور پھر انسان کوئی عمل کرے تو وہ غلط قسم کا ہوگا اور اس کی مثال اس ریچھ کی سی ہوگی جس سے کسی آدمی کی دوستی ہو گئی اور وہ اسے مکھیاں اڑانے کے لئے اپنی ماں کے پاس بٹھا گیا وہ مکھیوں کو اس کی ماں کے منہ سے اڑاتا تا لیکن وہ پھر آ بیٹھتیں۔ اس نے خیال کیا کہ جو مکھی اڑتی نہیں اسے مار ڈالنا چاہیئے۔ چنانچہ اس نے ایک پتھر اٹھایا اور مکھی پر دے مارا۔ وہ مکھی تو شاید مری یا نہ مری لیکن ماں مر گئی۔ اسی طرح بے علم آدمی ایسی غلطیاں کر جاتا ہے کہ ان کی اصلاح اور ازالہ مشکل ہوتا ہے۔ میں نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں خصوصیت کے ساتھ کوئی ایک آدمی نہیں ہونا چاہیئے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو۔ جس طرح ہر شخص وکیل تو نہیں بن سکتا۔ لیکن ملک میں صحیح طور پر امن اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک ہر شخص رائج الوقت قانون سے ایک حد تک واقف نہ ہو۔ ... ... قرآن کریم کی باریکیوں کو تم بے شک علماء پر چھوڑ دو۔ لیکن معمولی احکام تو ہر شخص کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور ان کا جاننا اس کا فرض ہے۔ میرے نزدیک جو شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتا وہ حقیقی مسلمان نہیں۔ جب اسے پتہ ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ نے کیا کہا ہے تو وہ اس پر عمل کیسے کرے گا۔ یہ غلط ہے کہ صرف نماز، روزہ زکوٰۃ اور حج ہی قرآنی احکام ہیں۔ ان کے علاوہ اور ہزاروں احکام سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ شکری اور قلبی اعمال ہوتے ہیں۔ پھر ان کا تعہد اور نگرانی کرنے والے اخلاق ہیں۔ جب تک ان کا علم نہ ہو اور ان کے مطابق انسان کا عمل نہ ہو اس وقت تک نہ نماز نماز رہتی ہے اور نہ زکوٰۃ زکوٰۃ رہتی ہے۔

بھیرہ کے مشہور تاجر تجارت کے لئے بخارا کی طرف جایا کرتے تھے اور بہت نفع حاصل کرتے تھے جب ان کے پاس دولت زیادہ ہو گئی تو لالچ بھی بڑھ گیا۔ اور زکوٰۃ دینے میں کوتاہی شروع کر دی وہ بڑے بڑے تاجر تھے اور ہر ایک کی دس دس پندرہ پندرہ ہزار زکوٰۃ نکلتی تھی۔ ان دنوں زکوٰۃ اس طرح ادا کی جاتی تھی کہ وہ سکوں یا سونے چاندی سے گھڑے بھر لیتے اور ان کے اوپر دو تین سیر گندم ڈال دیتے۔ پھر کسی طالب علم یا مسجد کے ملّاں کو گھر بلاتے کھلاتے پلاتے اور فراغت کے بعد گھڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے میاں یہ سب کچھ تمہاری ملکیت ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیتے تم اسے اٹھا کر کہاں لے جاؤ گے۔ میرے پاس ہی فروخت کر دو۔ طالب علم اور ملّاں یہ جانتے تھے کہ انہوں نے دینا تو کچھ بھی نہیں صرف ایک بہانہ ہے جو کچھ ملے لے لو۔ وہ کہتے اچھا پانچ سات روپے میں یہ گھڑا میں آپ کے پاس فروخت کرتا ہوں اس طرح وہ زکوٰۃ بھی دیتے اور واپس بھی لے لیتے اور سمجھ لیتے ہم نے زکوٰۃ کے حکم پر عمل کر لیا ہے۔ اگر وہ لوگ سارا قرآن کریم پڑھتے تو انہیں اور احکام بھی معلوم ہو جاتے اور سمجھ لیتے کہ ہمارا یہ زکوٰۃ دینا محض دکھاوا اور خدا تعالیٰ سے دھوکہ ہے اور ہم دوہرے عذاب کے مستحق ہیں۔ نماز کے متعلق بھی یہی بات ہے بعض نمازیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے

وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْن

فرمایا ہے۔ یعنی ان کے لئے ہلاکت اور عذاب ہے۔ اگر ہر نماز نماز ہوتی تو خدا تعالیٰ یہ کیوں کہتا۔ دراصل وہ لوگ ظاہری طور پر نماز تو ادا کرتے ہیں۔ لیکن اسے شکل ایسی دے دیتے ہیں کہ وہ ان کے لئے بجائے موجب رحمت بننے کے موجب عذاب بن جاتی ہے۔"

(مشعل راہ ص ۶۲۵ تا ۶۲۷)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

## شکریہ احباب

خاکسار کی والدہ محترمہ کی وفات پر پاکستان اور بیرون پاکستان سے کثرت سے احباب نے بذریعہ خطوط اظہار تعزیت فرما کر خاکسار اور دیگر افراد خاندان کے ساتھ ہمدردی اور محبت کا اظہار فرمایا ہے اور ہمیں اپنی دلی دعاؤں سے نواز کر ہم پر احسان فرمایا ہے خاکسار اپنی اور اپنے دیگر لواحقین کی طرف سے اپنے ایسے تمام بزرگوں اور دوستوں کا تہ دل سے ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ سب بزرگوں اور بھائیوں کو اجر عظیم سے نوازے۔ ان سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ جزاہم اللہ خیرا۔

تمام بزرگوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ والدہ محترمہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

عبدالخالق شیخ
انچارج دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

## دعائے نعم البدل

خاکسار کا اکلوتا پوتا عزیزم عامر فہیم ابن شیخ عبدالقیوم صاحب آف لائل پور عمر قریباً ایک سال مختصر سی بیماری کے بعد مورخہ ۳ جون ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ قضائے الٰہی سے وفات پا گیا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بچے کی تدفین جھنگ میں ہوئی اور اس موقع پر احباب جماعت احمدیہ جھنگ نے عموماً اور محترم جناب میاں محمد البشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع جھنگ نے خصوصاً حسن محبت اور شفقت سے ہمارے ساتھ حسن سلوک فرمایا اس پر خاکسار ان کا دلی ممنون ہے جن احباب بذریعہ خطوط اور اپنی دعاؤں کے ساتھ ہماری دلجوئی فرمائی ہے خاکسار بذریعہ الفضل ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے کہ ازراہ شفقت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(شیخ عبدالقادر انارکلی بازار لائل پور)

## اعلان نکاح

عزیزم شیخ خالد شہزاد ولد شیخ مشتاق احمد صاحب ساکن شیخوپورہ کا نکاح مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ طاہرہ پروین بنت شیخ رشید احمد صاحب ساکن ڈسکہ کے ہمراہ مکرم برادرم محمد ابراہیم صاحب عابد ساکن ڈسکہ نے مورخہ ۱۰/۶/۷۲ کو پڑھا۔

عزیز خالد شہزاد حضرت شیخ مہر دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ اور عزیزہ طاہرہ پروین شیخ عبدالعزیز مرحوم ڈسکہ کی پوتی ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین

(خاکسار ماسٹر محمد ابراہیم سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ لاہور حلقہ دہلی دروازہ)

نور امرت دھارا
سر درد۔ نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ پیٹ درد۔ بدہضمی
ہیضہ وغیرہ امراض کا فوری علاج ۱/۰۰
المنار دواخانہ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴